Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۳۹۱/۲

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۲۸/۶۴ | ۲۱ رجب ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۷ احسان ۱۳۵۸ ہش ۔ ۱۷ جون ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۳۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ احسان (جون) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے نام آمدہ ۱۶ احسان کی اطلاع مظہر ہے۔

دانتوں میں تاحال تکلیف ہے۔

احباب بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ بلڈ پریشر میں خفیف سی کمی تو ہوتی ہے لیکن ضعف بہت زیادہ ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ نائیجیریا، گزشتہ ماہ ۱۶ مئی ۱۹۷۹ء کو موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے۔ آپ کے ایک تازہ مکتوب سے معلوم ہوا ہے کہ آپ ابھی لیگوس کے ایک مقامی ہسپتال میں زیر علاج اور صاحب فراش ہیں۔ بزرگان جماعت اور احباب سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے مجاہد بھائی کی کامل و عاجل شفا کیلئے دعا کے لئے خاص فرمائیں۔ (دوست محمد شاہد)

اعلان برائے حفاظ

تمام ایسے مخلص احباب جنہیں خدا تعالیٰ کے پاک کلام قرآن کریم کے حفظ کی نیکی سعادت حاصل ہے وہ اولین فرصت میں اپنی اپنی درخواستیں نظارت ہذا کو بھجوائیں۔ تا رمضان المبارک میں ان کو مختلف مقامات پر نماز تراویح پڑھانے کے لئے بھجوانے کا انتظام کیا جائے۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

ملاقات
تا اطلاع ثانی بند رہے گی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تا اطلاع ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات بند رہے گی۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اُمّت کی خرابی کے وقت سُنّت پر عمل کرنے والے کو ایک سو شہید کا ثواب ملے گا

سُنّت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فعلی روش ہے جو اپنے اندر تواتر رکھتی ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ ۝ (احزاب آیت ۲۲)

ترجمہ:۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ میں ایک اعلیٰ نمونہ ہے (جس کی تمہیں پیروی کرنی چاہیئے)۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَھِیْدٍ۔ (بیہقی)

ترجمہ:۔ جو شخص میری اُمت کی خرابی کے وقت میری سُنّت کو مضبوطی سے پکڑے رکھے گا اس کو ایک سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"پس اول قرآن کو مقدم کیا جاوے اس کے بعد سُنّت۔ سُنّت یہ ہے کہ قرآن شریف میں جو احکام آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو خود کر کے دکھلا دیا۔ جیسے نماز پڑھ کر بتا دی کہ صبح کی یوں ہوتی ہے شام کی یوں جیسے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف سے استنباط کئے ویسے ویسے آپ بتلاتے رہے۔ اور جو آپ کے اقوال تھے اُن کا نام حدیث ہے۔ ایک سُنّت یہ بھی تھی کہ آپ فوت ہو گئے قرآن شریف میں ہے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ یعنی سب رسول فوت ہو گئے۔ آپ بھی فوت ہوں گے۔ چنانچہ خدا کی بات پوری ہو گئی اور آپ فوت ہو گئے۔ اپنی سُنّت سے ثابت کر دیا کہ باقی نبی بھی فوت ہو گئے۔" (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۱۵۱)

"سُنّت سے ہماری مراد صرف آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی فعلی روش ہے جو اپنے اندر تواتر رکھتی ہے اور ابتداء سے قرآن شریف کے ساتھ ہی ظاہر ہوئی اور ہمیشہ ساتھ ہی رہے گی۔ یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کا قول ہے اور سُنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل۔"

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صفحہ ۶)

پبلشر:۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۱ رجب ۱۳۹۹ھ

۱۷ احسان ۱۳۵۸ہش

۱۷ جون ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ معجزہ جس سے بڑھ کر اور کوئی معجزہ نہیں

اللہ تعالیٰ اصلاحِ خلق کی غرض سے جب اپنے کسی مامور کو دُنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو وہ اپنے اُس مامور کی صداقت کو لوگوں پر آشکار کرنے کے لئے بہت سے معجزات اور نشانات ظاہر فرماتا ہے۔ ان میں سے سب سے اہم اور سب سے عظیم معجزہ یہ ہوتا ہے کہ جس بگڑے ہوئے معاشرے کی اصلاح کے لئے وہ مامور آتا ہے اُس میں سے جو لوگ اُس پر ایمان لاتے ہیں اُس کی قوّتِ قدسیہ کے زیرِ اثر ان کی کایا ہی پلٹ جاتی ہے۔ وہ یکدم اور ہی قسم کے انسان بن جاتے ہیں۔ وہ بُرائیاں جن میں وہ ملوث ہوتے ہیں ان سے دُور ہو جاتی ہیں اور نہ صرف دُور ہو جاتی ہیں بلکہ ان کی بجائے اعلیٰ درجہ کی نیکیاں ان سے سرزد ہونے لگتی ہیں حتیٰ کہ وہ زمین پر رہنے کے باوجود عالمِ بالا کی مخلوق نظر آنے لگتے ہیں۔ ان کی زندگیوں میں یہ محیّر العقول انقلاب بجائے خود ایک زبردست معجزہ ہوتا ہے۔

لیکن مخالفینِ حق جن کی سرشت ہی سب سے جدا اور نرالی ہوتی ہے اس عظیم الشان معجزہ کو تو خاطر میں نہیں لاتے اُلٹا اُس مامور من اللہ سے اپنی مرضی کے اقتراحی نشانوں اور معجزوں کا مطالبہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی یہ سُنّت ہے کہ وہ ان لوگوں کے مطالبہ پر جو بارش کے قطروں کی طرح ظاہر ہونے والے نشانوں کو خاطر میں نہیں لاتے ان کی مرضی کے نشان ظاہر نہیں کرتا بلکہ ان کی شرارتوں، شوخیوں اور گستاخیوں پر انہیں پکڑتا ہے اور انہیں ان کے کئے کی سزا دیتا ہے۔ وہ سزا بجائے خود اُس مامور کی صداقت کا ایک زبردست نشان ہوتی ہے۔

چنانچہ نئے ایمان لانے والوں کی زندگیوں میں انقلابِ عظیم کا سب سے بڑھ کر اور سب سے عظیم معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عدیم النظیر قوّتِ قدسیہ کے طفیل اِس شان سے ظاہر ہوا کہ جس کی تاریخِ عالم میں اور کوئی مثال موجود نہیں ہے۔ جس ملک اور جس قوم کے درمیان آپؐ کی بعثت ظہور میں آئی اُس سے زیادہ بگڑی ہوئی قوم پہلے کبھی نہ گزری تھی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رقم فرمایا ہے وہ لوگ اخلاقی لحاظ سے اِس درجہ قعرِ مذلت میں گرے ہوئے تھے کہ بمشکل کہہ سکتے ہیں کہ وہ انسان تھے۔ کونسی بدی تھی جو اُن میں نہ تھی اور کونسا شرک تھا جو اُن میں رائج نہ تھا۔ چوری کرنا ڈاکہ مارنا ان کا دن رات کا مشغلہ تھا اور ناحق کا خون کرنا ان کے نزدیک ایسا معمولی کام تھا جیسا کہ ایک چیونٹی کو پیروں کے نیچے کچل دیا جائے۔ یتیم بچّوں کو قتل کر کے وہ ان کا مال ہتھیا لیتے تھے۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کرتے تھے۔ زناکاری پر فخر کرتے اور اعلانیہ ان گندی باتوں کا اپنے قصیدوں میں ذکر کرتے تھے۔ شراب خوری کا یہ عالم تھا کہ کوئی گھر بھی اِس لعنت سے خالی نہ تھا۔ قمار بازی میں سب قوموں سے آگے بڑھے ہوئے تھے۔ مختصر یہ کہ حیوانوں کی عار تھے اور سانپوں اور بھیڑیوں کی ننگ۔ پھر ایسے قعرِ مذلت میں گری قوم میں سے جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے آپؐ کی قوّتِ قدسیہ کے طفیل ان کی زندگیوں میں ایسا انقلابِ عظیم برپا ہوا کہ سنگریزے ہیروں اور جواہرات میں تبدیل ہوئے بغیر نہ رہے اور وہ جو خاک سے بھی بدتر تھے کُندن بن کر چمکنے لگے۔ یہ ایک ایسا عظیم معجزہ تھا کہ جس سے بڑھ کر اور کوئی معجزہ نہیں ہو سکتا۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اِس سب سے اہم اور سب سے عظیم معجزہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پھر جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اصلاح کے لئے کھڑے ہوئے اور اپنی باطنی توجہ سے ان کے دلوں کو صاف کرنا چاہا تو ان میں تھوڑے ہی دنوں میں ایسی تبدیلی پیدا ہو گئی کہ وہ وحشیانہ حالت سے انسان بنے اور پھر انسان سے مہذّب انسان اور مہذّب انسان سے باخدا انسان اور آخر خدا تعالیٰ کی محبّت میں ایسے محو ہو گئے کہ انہوں نے ایک بے حس عضو کی طرح ہر ایک دُکھ کو برداشت کیا۔ وہ انواع و اقسام کی تکالیف سے عذاب دئے گئے اور سخت بے دردی سے تازیانوں سے مارے گئے اور جلتی ہوئی ریت میں لٹائے گئے اور قید کئے گئے اور بھوکے اور پیاسے رکھ کر ہلاکت تک پہنچائے گئے مگر انہوں نے ہر ایک مصیبت کے وقت آگے قدم رکھا اور بہتیرے ان میں سے ایسے تھے کہ ان کے سامنے ان کے بچّے قتل کئے گئے اور بہتیرے ایسے تھے کہ بچّوں کے سامنے وہ سُولی دئے گئے اور جس صدق سے انہوں نے خدا کی راہ میں جانیں دیں ان کا تصوّر کر کے رونا آتا ہے۔

اگر ان کے دلوں میں خدا کا تصرف اور اس کے نبیؑ کی توجہ کا اثر نہ تھا تو پھر وہ کیا چیز تھی جس نے ان کو اسلام کی طرف کھینچ لیا اور ایک فوق العادت تبدیلی پیدا کر کے ان کو ایسے شخص کے آستانہ پر گرنے کی رغبت دی کہ جو بیکس اور مسکین اور بے زری کی حالت میں مکّہ کی گلیوں میں اکیلا اور تنہا پھرتا تھا۔ آخر کوئی روحانی طاقت تھی جو اُن کو سفلی مقام سے اُٹھا کر اُوپر لے گئی اور عجیب تر بات یہ ہے کہ اکثر ان کے ان کی کفر کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن اور خون کے پیاسے تھے۔ پس مَیں تو اِس سے بڑھ کر کوئی معجزہ نہیں سمجھتا کہ کیونکر ایک غریب، مفلس، تنہا، بے کس نے ان کے دلوں کو ہر یک کینہ سے پاک کر کے اپنی طرف کھینچ لیا۔" (پیغامِ صلح)

اِس عظیم معجزہ کو جس سے بڑھ کر کوئی معجزہ نہیں کفارِ مکّہ ہر دم مشاہدہ کر رہے تھے۔ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے کہ ان میں سے نکل کر جو شخص بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا ملتا ہے اُس کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ اِس کے باوجود بہت تھے جنہوں نے اِس کا کوئی اثر قبول نہ کیا اور لگے اپنی مرضی کے معجزات کا مطالبہ کرنے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی اِس ضد اور ہٹ دھرمی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَقَالُوا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْبُوْعًا ۝ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۝ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ۝ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ

(بنی اسرائیل آیات ۹۱ تا ۹۴)

ترجمہ:۔ اور انہوں نے کہا ہم ہرگز تیری بات نہیں مانیں گے جب تک کہ تُو ہمارے لئے زمین سے کوئی چشمہ نہ جاری کرے۔ یا تیرا کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو اور تُو اس کے اندر خوب نہریں جاری کر کے دکھائے یا جیسا کہ تیرا دعویٰ ہے تُو ہم پر آسمان کے ٹکڑے گرائے یا اللہ اور فرشتوں کو (ہمارے) آمنے سامنے لا کھڑا کرے یا تیرا سونے کا کوئی گھر ہو یا تُو آسمان پر چڑھ جائے۔ اور ہم تیرے (آسمان پر) چڑھ جانے پر بھی ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تُو (اُوپر جا کر) ہم پر کوئی کتاب نہ اُتارے جسے ہم (خود) پڑھیں۔

جیسا کہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے وہ اقتراحی نشان نہیں دکھاتا اور پھر جب مطالبے بھی لایعنی اور بے ہُودہ ہوں تو ان کو پورا کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اِس لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس کا مختصر لیکن نہایت جامع جواب دینے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ فرمایا:۔

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝

(بنی اسرائیل آیت ۹۴)

ترجمہ:۔ کہہ کہ میرا رب (ایسی بیہودہ باتوں کے اختیار کرنے سے) پاک ہے مَیں تو صرف بشر رسول ہوں۔

الغرض جو لوگ اُس سب سے بڑے معجزہ کو جو مامور من اللہ پر ایمان لانے والوں کی زندگیوں میں رونما ہونے والے عظیم روحانی انقلاب کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیتِ اولاد کی اہمیت و ضرورت

مکرم مولوی رفیق احمد سعید صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کوہاٹ

اسلام نے بچوں کی تربیت پر بہت زور دیا ہے۔ قوموں کی ترقی اور تنزل بچوں کی تعلیم و تربیت پر منحصر ہے۔ اگر کسی قوم کے بچوں کی تربیت اچھی ہوگی تو اس سے قوم کی بنیاد مضبوط ہوگی۔ اور قوم ترقی کرے گی۔ اگر کسی قوم کے بچے تربیت یافتہ نہیں ہوں گے تو وہ قوم ایک نہ ایک دن ضرور تباہ ہوگی۔ اس لئے ضروری ہے کہ انفرادی اور اجتماعی طور پر بچوں کی تربیت کی جائے اور ان کو اچھے اخلاق و اطوار سے آراستہ کیا جائے اور تربیت کے سلسلہ میں کسی قسم کی کوتاہی، سستی اور کمزوری نہ دکھائی جائے۔ بچوں کی تربیت کے وقت کو ضائع نہ کیا جائے۔

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

بچوں کی مثال پودوں کی پنیری کی سی ہے۔ اگر کسی درخت یا پودے کی شروع سے دیکھ بھال نہ کی جائے اور وقت پر پانی نہ دیا جائے سردی گرمی سے نہ بچایا جائے اور مناسب صورت میں کاٹ چھانٹ نہ کی جائے تو وہ پودے پھلتے نہیں۔ اگر بڑے ہوتے ہیں تو بے ڈھنگے سے۔ ایک دو سال کے بعد اگر کسی درخت کو سیدھا کرنے کی کوشش کی جائے تو وہ بیکار ہے ٹوٹ جائے گا مگر سیدھا نہیں ہوگا۔ باغ میں لگے ہوئے ترتیب وار پودے کیوں خوبصورت نظر آتے ہیں؟ اس کی وجہ مالی کی محنت ہے۔ جو ان کی مناسب دیکھ بھال کرتا ہے۔ وقت پر پانی دیتا ہے۔ مناسب صورت میں کاٹ چھانٹ کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے باغ خوبصورت نظر آتا ہے۔ اسی طرح ضروری ہے کہ بچوں کی چھوٹی عمر میں ہی تربیت کی جانی چاہیئے۔

اسلامی تعلیم کے مطابق بچے کی تربیت کا زمانہ اس کی ولادت کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے۔ ہمارے پیارے آقا مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تاکیداً ارشاد فرمایا ہے کہ بچہ کے پیدا ہوتے ہی اس کے کان میں سب سے پہلی آواز اذان کی پہنچاؤ۔ کیونکہ اذان کے الفاظ میں نہ صرف اسلام کی تعلیم کا خلاصہ آتا ہے۔ بلکہ اس میں ایک زبردست دعوت کا رنگ بھی ہے۔ جس میں گویا مخاطب کو آواز دے کر بلایا جاتا ہے کہ اے سننے والے توہم کالعدم اور صلوٰۃ و فلاح کے راستہ پر گامزن ہوتا ہوا اس طرف چلا آ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

مُرُوا اولادکم بالصلوٰۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر وفرقوا بینھم فی المضاجع

(ابوداؤد)

جب تمہارے بچے سات سال کے ہوجائیں۔ تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کرو۔ اور جب وہ دس سال کے ہوجائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو اور اس عمر میں ان کے بستر بھی الگ کردو۔

اتنے بڑے تاکیدی حکم کے باوجود اکثر لوگ اپنے بچوں کو چھوٹی عمر میں نماز کا پابند نہیں بناتے۔ اور دل میں یہ سوچتے ہیں کہ بچہ ابھی چھوٹا ہے۔ نماز پڑھنے کے لئے بڑی عمر پڑی ہے۔ جب بڑا ہوجائے گا تو خود بخود نماز پڑھنی شروع کردے گا۔ یہ صرف ان کی خوش فہمی ہے۔ ایسے بچے جن کی ابتدا سے تربیت نہ کی گئی ہو۔ ان کو نماز پڑھنے کی عادت نہ ڈالی گئی ہو۔ تو شاذ و نادر کم ہی بچے بڑے ہوکر باقاعدہ نماز پڑھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اگر یہ خیال کیا جائے کہ ذمہ داری صرف مردوں کی ہی ہے۔ غلط ہے مردوں کی نسبت عورتوں پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ بچوں کی تعلیم و تربیت کی نسبت زیادہ توجہ دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"جب تک عورتیں بھی مردوں کے ہم خیال نہ بن جائیں گی۔ بچے دیندار نہیں ہوسکیں گے کیونکہ مرد ہر وقت بچوں کے ساتھ نہیں ہوتے۔ بچے اکثر ماؤں کے پاس ہی رہتے ہیں۔ اور دیکھا گیا ہے کہ دیندار مائیں بھی بچوں کو سکھانے میں سستی کرجاتی ہیں۔ نماز کا وقت ہوجائے اور بچہ سو رہا ہو تو کہتی ہیں ابھی اور سو لے۔ پس جب تک مائیں یہ ذہن نشین نہ کریں کہ بچوں کی دینی تربیت بچپن میں ہی کی جاسکتی ہے۔ اس وقت تک کامیابی نہیں ہوسکتی۔"

(الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۲۳ء)

۱۔ بچوں کی تربیت کے بارے میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ شروع سے ہی دین کی باتیں سکھائی جائیں۔ اور ان کے دلوں میں اللہ تعالےٰ کی محبت اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے لگاؤ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قدر اور خلافت سے وابستہ رہنے کی باتیں ڈالی جائیں اسی طرح قرآن پاک جو اللہ تعالےٰ کا کلام ہے اور مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس کی عظمت اور شان ان پر واضح کی جائے۔

اللہ تعالےٰ کی محبت تو اس لئے کہ وہ تمام کائنات کا خالق ہے اور مالک ہے اور ہر چیز اس کے قبضۂ قدرت میں ہے اور وہ رب العالمین ہے۔ اور وہ سب نعماء جو ان کو مل رہی ہیں۔ یہ اللہ کی عطا اور دین ہے۔ اس لئے جتنا ہوسکے اس کے فضلوں نعمتوں اور احسانوں کا شکریہ ادا کیا جائے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے لگاؤ اور محبت و الفت اس لئے بچوں کے دلوں میں ڈالی جائے کہ آپ کی ذات والا مبارک دوسروں کے لئے ایک نمونہ ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں وَلَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ" یعنی اے مسلمانو! تمہارے لئے رسول خدا کی زندگی میں ایک مکمل نمونہ موجود ہے۔ آپ انسانیت کے محسن اعظم ہیں۔ آپ نے انسانیت کو قائم کیا۔ عورتوں کو ان کے جائز حقوق دلوائے اور معاشرے میں خاص مقام عطا فرمایا۔ چھوٹوں کو بڑوں کی عزت کرنا اور بڑوں کو چھوٹوں کے ساتھ شفقت و محبت سے پیش آنے کی تعلیم دی اور فرمایا کہ جس نے اپنی دو بچیوں کی احسن رنگ میں تربیت کی اس کو جنت کی نوید دی جاتی ہے۔

۲۔ بچوں کی تربیت کے بارے میں یہ امر سامنے رہے کہ ان کے لئے کثرت سے دعا کی جائے کہ اے مولا کریم تو اپنے فضل و کرم سے میرے بچوں کو نیک اور صالح بنا۔ اور انکی احسن رنگ میں تربیت فرما اور ان کو ہمارے لئے قرۃ العین بنا۔ معاشرے اور ملک قوم کے لئے تو اسے اچھا وجود بنا تا وہ قوم و ملک کی ترقی کے لئے ممد و معاون ثابت ہو۔ رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔

۳۔ بچوں کے اندر شروع سے ہی سچ بولنے کی عادت ڈالی جائے۔ اور ان کو جھوٹ بولنے سے منع کیا جائے۔ بچوں کو سمجھانے کے لئے ہمیشہ صیغہ امر استعمال کیا جائے اور نہی ہرگز استعمال نہ کیا جائے۔ جھوٹ سے روکنا ہو تو کہیں بچو سچ بولا کرو اور انہیں بتائیں کہ سچائی ایک ایسا خلق ہے۔ اگر یہ خلق بچوں کے دلوں میں ابتدا میں بٹھا دیا جائے۔ تو ساری عمر وہ بدیوں اور گناہوں سے بچتے رہیں گے اور محفوظ رہیں گے۔ سچ بولنے والا بددیانتی نہیں کرتا۔ رشوت نہیں لیتا۔ لوگوں کے حقوق نہیں دبائے گا۔ اور ہر قسم کی خرابیوں اور برائیوں سے بچتا رہے گا۔ اور ہمیشہ دیندار رہے گا۔ اور اس کے دل میں اللہ تعالےٰ کا خوف ہر وقت رہے گا۔

۴۔ تربیت اولاد کے بارے میں یہ ضروری ہے کہ بچوں کے سامنے نیک نمونہ رکھا جائے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ان کو جھڑکا نہ جائے۔ اور ان کو شروع ہی سے کہنا ماننے کی عادت ڈالی جائے۔ اسی طرح ان کی بات پوری کی جائے اور ان کی جائز خواہشات کو پورا کیا جائے اور ان کی چھوٹی غلطیوں پر ان کو مارا پیٹا نہ جائے اور نہ ہی زیادہ ناراضگی کا اظہار کیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کرلیتا ہے اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کرجاتا ہے۔ اور کوئی شخص خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔ مگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متعصب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔ جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں۔ اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم ص۴)

۵۔ تربیت اولاد کے بارے میں یہ ضروری ہے کہ بچوں کو بات بات پر ٹوکا نہ جائے اور نہ ہی انہیں اچھلنے کودنے سے منع کیا جائے ورنہ وہ احساس کمتری کا شکار ہو جائیں گے اور بزدل ہو جائینگے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"ہدایت اور تربیت حقیقی خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں۔ اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہیئے۔ ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہوگا۔ وقت پر سرسبز ہو جائیگا۔"

(ملفوظات جلد دوم ص۵)

تربیت اولاد کے سلسلہ میں بچوں کی تربیت کی ذمہ داری مردوں کی نسبت عورتوں پر زیادہ عائد ہوتی ہے۔ بچے زیادہ وقت ماں کے پاس گزارتے ہیں۔ مرد حضرات نوکری یا کاروبار کے سلسلہ میں زیادہ تر گھر سے باہر رہتے ہیں۔ اس لئے عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کی مناسب پرورش کریں۔ ان کو صاف ستھرا رکھیں۔ ان کو وقت کا پابند بنائیں۔ بچوں کو دیر تک سونے نہ دیں اور نہ ہی ان کو زیادہ رونے دیں۔ انکو دیندار بننے کی کوشش کریں۔ نماز کی پابندی کروائیں۔ بڑوں کی عزت ان کے دلوں میں بٹھائیں۔ دینی تعلیم کی شمع ان کے دلوں میں جلائیں۔ تاکہ وہ ابتدا سے ہی مذہب سے واقف ہو جائیں۔ خدا رسول کا ان کو پتہ چل جائے۔

حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے احمدی ماؤں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"احمدی ماؤ! تم پر ایک بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے تمہارے ہاتھوں میں قوم کے وہ نونہال پلتے ہیں۔ جو آج کے بچے اور کل کے نوجوان ہیں۔ آج کے بیٹے کل کے باپ ہیں۔ آج کے تابع کل کے متبوع ہیں۔ آج کے محکوم اور کل کے حاکم ہیں۔ عنقریب ان کے ہاتھوں میں سلسلہ کے کاموں کی باگ ڈور جانے والی ہے پس اپنی اس نازک ذمہ داری کو پہچانو اور اپنے بچوں کی زندگیوں کو ایسے قالب میں ڈھال دو۔ کہ جب ان کا وقت آئے تو وہ آسمان ہدایت پر ستارے بن کر چمکیں۔ تم شاید خود بھی اپنی قدر کو نہیں پہچانتیں مگر تمہارے رسولؐ نے تمہاری قدر کو پہچانا ہے۔ اور تمہیں اپنی محبوب ہستی قرار دیا ہے۔ پس اس عظیم الشان نعمت کی قدر کرو کہ تم محبوب خدا کی محبوب ہو۔ اور اس ذمہ داری کو ادا کرو جو خدا نے تمہارے کندھوں پر ڈالی ہے یہ ذمہ داری بہت بھاری ہے۔ مگر یقین رکھو کہ اس رستہ کے ہر قدم پر خدا کے فضل و رحمت کا سایہ تمہارے سر پر ہوگا۔ اس کے رسولؐ اور اس کے مسیحؑ کی پاک دعائیں تمہارے ساتھ ساتھ چلیں گی۔ اے ہمارے خالق و مالک خدا! اے ہمارے آسمانی آقا! اے ہماری کمزور کشتیوں کے طاقتور ناخدا! تو ہر احمدی ماں کے دل میں یہ جذبہ پیدا کر دے کہ وہ اپنی اولاد کو تیری ایک مقدس امانت سمجھتے ہوئے اس کی تعلیم و تربیت کو ایسی بنیادوں پر قائم کرے جو تیری رضا اور اسلام اور احمدیت کی ترقی کا موجب ہو۔ اور تو احمدی بچوں کو بھی یہ توفیق عطا کر کہ وہ اپنی نیک ماؤں کی تربیت کے نقوش کو صالح اور سلیم بچوں کی طرح قبول کریں۔ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔ رَبَّنَا اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ آمین یا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ"

(اچھی مائیں تربیت اولاد کے دس سنہری گر ص۲۴، ۲۵)

تربیتی کلاس مجالس خدام الاحمدیہ ضلع قصور

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع قصور کے زیر اہتمام پہلی تربیتی کلاس بمقام مسجد احمدیہ پتوکی میں مورخہ ۷، ۸ جون بروز جمعرات و جمعہ جاری رہنے کے بعد غیر معمولی کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اس کلاس میں مرکز سے محترم مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب منیر استاذ جامعہ احمدیہ نے تشریف لا کر خطاب فرمایا۔ مقامی طور پر محترم مرزا سعید بیگ صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع قصور محترم مرزا محمد یوسف صاحب مربی سلسلہ ضلع قصور۔ محترم طاہر محمود صاحب قائد ضلع لاہور۔ محترم ڈاکٹر رشید احمد صاحب سلیم معلم وقف جدید کے علاوہ مکرم بشیر الحق صاحب مربی اطفال ضلع۔ مکرم شیخ محمد یوسف صاحب ناظم اشاعت ضلع۔ مکرم محمد لئیق صاحب ناظم تعلیم و تربیت ضلع نے مختلف تربیتی اور تعلیمی امور پر خطاب فرمایا۔ اس میں دیگر نمازوں کے علاوہ نماز تہجد باجماعت کی ادائیگی درس قرآن کریم۔ درس حدیث شریف۔ درس ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خصوصی پروگرام بھی شامل تھا

۷ جون بروز جمعرات بعد نماز عشاء مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر استاذ جامعہ احمدیہ نے سلائیڈز کے ذریعہ جماعت کے قیام کی غرض اور تبلیغ اسلام کے دلچسپ مناظر بھی دکھائے جس میں کثیر تعداد میں ضلع بھر سے آئے ہوئے خدام و اطفال کے علاوہ مقامی احباب اور غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوئے۔

اس کلاس میں ضلع بھر سے نو مجالس کے ۶۵ نمائندہ خدام و اطفال کے علاوہ کثیر تعداد میں انصار صاحبان اور مستورات نے بھی آخری اجلاس میں شرکت فرمائی۔ ۸ جون کو مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے ایمان کے موضوع پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس موقعہ پر ضلع بھر سے آئے ہوئے جملہ اطفال کا بھی ایک الگ اجلاس مکرم قیادت احمد صاحب ناظم ضلع قصور کی زیر صدارت منعقد کیا گیا جس میں قائد صاحب ضلع نے خطاب فرمایا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی یہ سلسلہ باقاعدگی سے جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کلاسوں کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے آمین

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع قصور)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ضروری ارشادات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

۱۔ "قرآن کریم کے بغیر آپ کے گھر بھی بے برکت رہیں گے۔ ہر احمدی گھر ایسا ہونا چاہیئے کہ اس میں رہنے والا ہر فرد جو اس عمر کا ہے اور وہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہے۔ صبح کے وقت اس کی تلاوت کر رہا ہو۔"

(الفضل ۱۹ فروری ۱۹۶۶ء)

۲۔ "جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ احمدیت کی ترقی اور اسلام کا غلبہ اس بات پر منحصر ہے کہ ہم خود بھی اور اپنے ماحول کو بھی قرآن کریم کے انوار سے منور کریں اور منور رکھیں" (الفضل ۹ فروری ۱۹۶۶ء)

جملہ اراکین انصار اللہ سے گزارش ہے کہ مندرجہ بالا ہدایات کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں:

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے ان کے اسمائے گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

۱۔	مکرم رشید احمد صاحب سائیکل ورکس	اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ	۱۰-۰۰
۲۔	" بشیر احمد صاحب بوٹ میکر	" " "	۱۰-۰۰
۳۔	" فوجی عبدالرحیم صاحب " "	" " "	۱۳-۰۰
۴۔	" مشتاق احمد صاحب " "	" " "	۱۰-۰۰
۵۔	" حبیب اللہ صاحب خادم " "	" " "	۲۱-۰۰
۶۔	" خورشید احمد صاحب " "	" " "	۱۲-۰۰
۷۔	" محمد صدیق صاحب فضل عمر کنسٹرکٹر	" " "	۳۷-۰۰
۸۔	" محمد صدیق صاحب کشمیر کریانہ سٹور	" " "	۵۵-۰۰
۹۔	" محمد اکبر صاحب فانی گفٹ سنٹر	" " "	۵۲-۰۰
۱۰۔	" محمد الدین صاحب چوہدری کلاتھ سٹور	" " "	۱۲-۰۰
۱۱۔	" کمال محمد صاحب چوہدری کریانہ مرچنٹ	" " "	۱۳-۰۰
۱۲۔	" محمد علی صاحب نواب فوٹو اسٹیٹس	" " "	۲۳-۰۰
۱۳۔	" مہر علی محمد صاحب سبزی فروش	" " "	۲۳-۰۰
۱۴۔	" جان محمد صاحب چارہ فروش	" " "	۱۴-۰۰
۱۵۔	" وسیم احمد صاحب وسیم ٹیلیویژن	" " "	۱۲-۰۰
۱۶۔	" رانا عبدالحمید صاحب ہیر ڈریسر	" " "	۱۳-۰۰
۱۷۔	" محمد الدین صاحب پنجاب ہیر ڈریسر	" " "	۱۵-۰۰
۱۸۔	" لیاقت محمود صاحب الفلاح	" " "	۱۹-۰۰
۱۹۔	" مطیع الرحمٰن صاحب شبلی	" " "	۱۳-۰۰
۲۰۔	" رانا محمد امین صاحب بوٹ میکر	" " "	۱۳-۰۰
۲۱۔	" بشیر احمد صاحب " "	" " "	۱۳-۰۰
۲۲۔	" شیخ نذیر احمد صاحب میوہ فروش	" " "	۱۰-۰۰
۲۳۔	" محمد یونس صاحب آئس کریم فروش	" " "	۱۶-۰۰
۲۴۔	" منور احمد، عبدالرحمٰن صاحبان ۔ رحمٰن ٹریڈرز	" " "	۱۰-۰۰
۲۵۔	" ماسٹر امیر الدین صاحب حبیب بک ڈپو	" " "	۱۴-۰۰
۲۶۔	" چوہدری مہر الدین صاحب چوہدری بک ڈپو	" " "	۱۲-۰۰
۲۷۔	" حکیم محمد الیاس صاحب ۔ الیاس دواخانہ	" " "	۱۰-۰۰
۲۸۔	" فاروق احمد خان صاحب ۔ کوکا کولا ایجنسی	" " "	۲۴-۰۰
۲۹۔	" نذیر احمد صاحب ۔ نذیر ٹی سٹال	" " "	۱۴-۰۰
۳۰۔	" عبدالکریم صاحب ۔ کوثر ٹی ہاؤس	" " "	۱۹-۰۰
۳۱۔	" مبارک احمد صاحب ۔ قریشی کریانہ سٹور	" " "	۴۰-۰۰
۳۲۔	" مستری منیر احمد صاحب منیر فرنیچر ہاؤس	" " "	۱۱-۰۰
۳۳۔	" نصیر احمد صاحب قریشی ابن غلام احمد صاحب طاہر	" " "	۱۰-۰۰
۳۴۔	" مرزا محمد اسماعیل صاحب پاپولر سائیکل ورکس	" " "	۱۵-۰۰
۳۵۔	" محمد ایوب صاحب ۔ آئس کریم فروش	" " "	۱۱-۰۰
۳۶۔	" محمد صدیق صاحب ۔ داؤد کراکری سٹور	ریلوے روڈ ربوہ	۴۵-۰۰
۳۷۔	" ملک عبدالوہاب صاحب ۔ ٹمبر مرچنٹس	" " "	۱۱۲-۰۰
۳۸۔	" محمد طفیل صاحب ۔ سائیکل ورکس	" " "	۴۲-۰۰
۳۹۔	" محمود احمد صاحب ۔ شمع سنٹری سٹور	" " "	۲۱-۰۰
۴۰۔	" شیخ محمد عمر بشیر احمد صاحب	" " "	۲۸-۰۰
۴۱۔	محمد ادریس صاحب ویلڈنگ ورکس	ریلوے روڈ ربوہ	۴۱-۰۰
۴۲۔	محمد رفیق صاحب سائیکل ورکس	" " "	۱۳-۰۰
۴۳۔	عبدالرحمٰن صاحب بابر جنرل سٹور	" " "	۱۰-۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

(بقیہ صفحہ ۵)

پڑھیں یا جلسوں کی صدارت کی یا اہل جلسہ کے لئے شربت کی سبیلیں لگائیں یا اپنی تقریروں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی پاکیزہ تعلیم اور ان کے اعلیٰ اخلاق و فضائل کی وجہ سے دنیا کا سب سے بڑا محسن ظاہر کیا۔ ان میں مقامات ذیل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مردان، پانی پت، بہاونگر، مونگیر، حیدرآباد دکن، لاہور، امرتسر، دہلی، کیرہ والا (ملتان)، قلعہ شب قدر (سرحد) میانی ڈیرہ دون، بانکی پور (بہار)، گھوڑا کیسوڑ، کھاریاں، امراوتی، دھرگ (سیالکوٹ)، دھرم کوٹ بگہ"

"اردو اخبار" ناگپور ۵ جولائی ۱۹۲۸ء

"جماعت احمدیہ ایک عرصہ سے جس سرگرمی سے اسلامی خدمات بجا لارہی ہے وہ اپنے زریں کارناموں کی بدولت محتاج بیان نہیں ہے .... ۱۷ جون کو مسلم اور غیر مسلم دونوں جماعتوں نے جلسے کر کے سیرۃ نبوی پر کمال حسن و خوبی سے اظہار خیالات کیا۔ ہمارا تو خیال ہے کہ اگر اس تحریک پر آئندہ بھی برابر عمل کیا گیا تو یقیناً وہ ناپاک حملے جو آج برابر غیر مسلم اقوام ذات فخر موجوداتؐ پر کرتی رہتی ہیں ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے .... ہم اس شاندار کامیابی پر حضرت امام جماعت مدظلہ کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور یقین دلاتے ہیں کہ آپ کی اس مبارک تحریک نے مسلمانوں کے قدیم فرقوں کو ایک مرکز پر کھڑا کر کے اتحاد کا عجیب و غریب سبق دیا ہے"

(مرتبہ یوسف سہیل شوق۔ ربوہ)

مکرم افضل منیر صاحب ترگڑی کی والدہ وفات پاگئیں

مکرم برادرم محمد افضل صاحب منیر قائد خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی والدہ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ ایک سال کی علالت کے بعد بتاریخ ۱۳ جون بوقت ۲ بجے صبح بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ ایک نہایت مخلص، دیندار، دعاگو اور ملنسار خاتون تھیں۔ ابتدا ہی سے دینی ماحول نصیب ہوا۔ چنانچہ اپنی اولاد کی تربیت میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ اغیار بھی آپ کی خوبیوں کے معترف تھے۔ آپ ایک صاحب رؤیا و کشوف خاتون تھیں۔ ایک مرتبہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آسمان پر مشرق و مغرب میں برابر پرواز کرتے دیکھا۔ دونوں کے دو بازو آپس میں ملے ہوئے تھے۔ آپ دیگر خواتین سے فرما رہی ہیں کہ آؤ تمہیں اس زمانہ کا مہدی دکھاؤں۔ چنانچہ جدھر پرواز ہوتی ہے لوگ جوق در جوق اُدھر بھاگے چلے جاتے ہیں۔ اتنے میں آسمان سے نوٹوں کی بارش ہوتی ہے جن پر "خیر اُمم" کے الفاظ درج ہیں۔

اسی طرح ایک دفعہ حضرت سیدہ امۃ الحی بیگم صاحبہ حرم محترم حضرت المصلح الموعودؓ خواب میں آپ سے ملیں اور فرمایا کہ ہونے والے بیٹے کا نام افضل یا منیر رکھنا۔ چنانچہ قائد صاحب محترم کا نام محمد افضل منیر رکھا گیا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں ۴ بیٹے اور ۳ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ دو چھوٹے بیٹے ابھی غیر شادی شدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

منصور احمد مبشر۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ
ترگڑی ضلع گوجرانوالہ

صدران جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ سالانہ اجتماع خدام و اطفال میں اپنی جماعتوں کی نمائندگی کے لئے تحریک فرمادیں۔!

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۵۱ سال پہلے : ۱۷ر جون ۱۹۲۸ء

امام جماعت احمدیہ کی تحریک پر ہندوستان بھر میں سیرۃ النبیؐ کے کامیاب جلسے

بے شمار غیر مسلموں نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت پیش کیا

جماعت احمدیہ کے امام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی (رضی اللہ عنہ) کی تحریک پر ۱۷ر جون ۱۹۲۸ء کو متحدہ ہندوستان کے ایک ہزار سے زائد مقامات پر سیرۃ النبیؐ کے جلسے منعقد کئے گئے اور ہندوستان کا گوشہ گوشہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ذکر سے گونج اٹھا حضرت المصلح الموعودؓ کا یہ تاریخی کارنامہ اسلام اور احمدیت کی تاریخ میں ہمیشہ دمکتا رہے گا۔ اس کا ہندوستان اور عالمی مذہبی تحریک پر بہت گہرا اثر پڑا اور آخرکار رفتہ رفتہ یہ سلسلہ ہندوستان اور عالمی طور پر انتہائی اہمیت اختیار کر گیا۔ اور اس طرح بانیٔ اسلام، فخر موجودات سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کی محافل کا رواج پڑا جو کہ آج دنیائے اسلام کا دستور بن چکا ہے۔ اس سے پہلے روایتی انداز میں میلاد کی مجلسیں تو منعقد ہوتی تھیں۔ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مقدس کا اہتمام مفقود تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ذہن میں نبی پاکؐ کی مطہر اور مقدس زندگی کا ذکر عام کرنے کا خیال ۱۹۲۷ء کے اواخر میں اس وقت آیا جب کہ ایک بدباطن ہندو راجپال نے اسلامیان ہند کے دلوں کو دکھانے والی کتاب رنگیلا رسول تصنیف کی۔ تاریخ احمدیت جلد ۶ صفحہ ۲۹ پر اس سلسلے میں حضرت خلیفہ ثانیؓ کا یہ ارشاد درج ہے کہ:۔

"لوگوں کو آپؐ پر (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ ناقل) حملہ کرنے کی جرأت اس لئے ہوتی ہے کہ وہ آپؐ کی زندگی کے صحیح حالات سے ناواقف ہیں۔۔۔۔ اس کا ایک ہی علاج ہے جو یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح پر اس کثرت سے اور اس قدر زور کے ساتھ لیکچر دیئے جائیں کہ ہندوستان کا بچہ بچہ۔۔۔۔ آپؐ کی پاکیزگی سے آگاہ ہو جائے۔۔۔۔ اس کے لئے بہترین طریق یہی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے اہم شعبوں کو لے لیا جائے اور ہر سال خاص انتظام کے تحت سارے ہندوستان میں ایک ہی دن ان پر روشنی ڈالی جائے تاکہ سارے ملک میں شور مچ جائے اور غافل لوگ بیدار ہو جائیں"۔

چنانچہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت محمودؓ نے اسی سلسلے میں ایک وسیع سکیم کا اعلان فرمایا اس میں آپ نے ۱۹۲۸ء کے پہلے جلسوں کے لئے مندرجہ ذیل تین عناوین تجویز فرمائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بنی نوع انسان کے لئے قربانیاں، آپؐ کی پاکیزہ زندگی اور آپؐ کے دنیا پر احسانات۔ اس کے بعد آپ نے ان جلسوں پر تقریر کرنے کے لئے ایک ہزار فدائیوں کا مطالبہ کیا جن کو مرکز رہنمائی دے۔ پھر آپؐ نے سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کے بارے میں ایک انقلابی اعلان یہ کیا کہ اس میں غیر مسلم بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی پر تقریریں کر سکیں گے۔

اس ضمن میں لیکچراروں کی فراہمی کی اپیل پر جو لوگ آگے آئے ان کی تعداد چودہ سو سے متجاوز تھی اور یہ وہ لوگ تھے جن کے نام رجسٹر میں درج تھے۔ اس کے علاوہ اصل میں جن لوگوں نے تقاریر کیں، ان کی تعداد اس سے کہیں زیادہ تھی۔ چنانچہ ۱۷ر جون کی تاریخ سے چند دن قبل حضرت خلیفہ ثانیؓ کے ہاتھ کا لکھا ہوا پوسٹر ملک کے طول و عرض میں چسپاں کر دیا گیا جس میں ۱۷ر جون کو جلسے کرنے کی تحریک کی گئی تھی۔ جن لیکچراروں کے نام لکھے گئے تھے ان کو طبع شدہ مفصل نوٹ بھجوائے گئے۔

اور الفضل نے اس دن کی تیاری کے لئے ۱۲ر جون ۱۹۲۸ء کو ایک خصوصی خاتم النبیینؐ نمبر شائع کیا جو کہ ۷۲ صفحات پر مشتمل تھا۔ اور یہ اس دور میں جبکہ اخباروں کی اشاعتیں انتہائی کم تھیں سات ہزار کی تعداد میں چھاپا گیا جو چند دنوں میں ختم ہو گیا اور خریداروں کے اشتیاق پر اسے دوبارہ شائع کیا گیا۔

اگرچہ اس نیک اور بابرکت کام میں بھی مخالفت کی گئی اور پیغامیوں کے اخبار "پیغام صلح" اور مولانا ظفر علی خاں کے اخبار زمیندار نے تحریک کو ناکام بنانے کی ہر ممکن کوشش کی مگر اس کے باوجود ۱۷ر جون ۱۹۲۸ء کی تاریخ ہندوستان کی مذہبی تاریخ میں ایک یادگار دن قرار پائی جبکہ ملک کا گوشہ گوشہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نام کے بابرکت اور روح پرور ذکر سے گونج اٹھا اور مسلمانوں اور غیر مسلموں نے اکٹھے ہو کر محسن انسانیت "انسان کامل" فخر موجودات وجہ تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا صرف مرکز سلسلہ قادیان سے پچاس لیکچرار ملک کے مختلف حصوں میں باہر بھجوائے گئے۔ جن میں سے مولوی محمد یار صاحب عارف، چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، مرزا عبدالحق صاحب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری اور مولوی ظہور حسین صاحب وغیرہم آج بھی بقید حیات ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت دے اور ان کے بابرکت وجود جماعت میں تا دیر قائم رکھے۔ آمین۔

شریک ہونے والے غیر احمدی اور غیر مسلم

ان تاریخی جلسوں میں تقاریر کرنے والوں اور نظمیں پڑھنے والوں میں جو دوسرے مسلمان شامل تھے ان میں چند نمایاں ناموں کا ذکر بے جا نہ ہوگا۔ ان میں ابوالاثر حفیظ جالندھری مولوی سبحت اللہ صاحب فرنگی محل لکھنؤ شاہ سلیمان صاحب پھلواری، السید حبیب صاحب ایڈیٹر روزنامہ سیاست لاہور، سر شیخ عبدالقادر صاحب اور خواجہ حسن نظامی وغیرہم شامل ہیں۔ ان جلسوں میں جن نمایاں غیر مسلم حضرات نے تقاریر کیں، ان کی تعداد تاریخ احمدیت جلد ششم میں قریباً ۲۵ لکھی ہے۔ ان میں مشہور کانگریسی لیڈر دنی چند صاحب (انبالہ) ایس کے بھٹاچارجی (اسید پور بنگال)، بنگال کے مشہور لیڈر بابو بپن چندر پال۔ (کلکتہ) راجہ کرشن پرشاد (حیدرآباد) شامل ہیں۔

یہ جلسے ہندوستان کے باہر سماٹرا، آسٹریلیا، سیلون، ماریشس، ایران، عراق، عرب، دمشق حیفا (فلسطین)، غانا، نائیجیریا، ممباسہ اور لندن میں بھی منعقد ہوئے۔

اخبارات کے تبصرے

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ان جلسوں کی کامیابی ایسے شاندار رنگ میں ہوئی کہ بڑے بڑے لیڈر دنگ رہ گئے۔ ہندوستان کے متعدد اخبارات نے حضرت خلیفہ ثانی کو پرجوش مبارکباد دی۔ بطور مثال چند اخبارات کا ذکر انتہائی اختصار سے کیا جاتا ہے:

اخبار مشرق گورکھپور ۲۱ر جون ۱۹۲۸ء

"ہندوستان میں یہ تاریخ ہمیشہ زندہ رہے گی۔۔۔۔ ہر شہر میں یہ کوشش کی گئی کہ اول درجے پر ہمارا شہر رہے۔۔۔۔ ۱۷ر جون کے جلسے کی کامیابی پر ہم امام جماعت احمدیہ جناب مرزا محمود احمد صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں"۔

اخبار مخبر اودھ

"دور حاضرہ کے مسلمانوں میں جماعت احمدیہ ایک پرجوش جماعت ہے جس کے زبردست لیکچروں کی آواز یورپ سے امریکہ تک گونج رہی ہے۔۔۔۔ ۱۷ر جون کو ہندوستان کے مشہور مقامات پر جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام شاندار جلسے ہوئے"۔

اخبار سلطان کلکتہ ۲۱ر جون ۱۹۲۸ء

"ہمیں اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ تقریباً سب جگہ جلسے کامیاب ہوئے اور یہ تو ایک حقیقت ہے کہ اس نواح میں احمدیوں کو ایسی عظیم الشان کامیابی ہوئی ہے کہ اس سے قبل کبھی نہیں ہوئی"۔

اخبار کشمیری لاہور ۲۸ر جون ۱۹۲۸ء

"۔۔۔۔ ۱۷ر جون کی شام کیسی مبارک شام تھی کہ ہندوستان کے ایک ہزار سے زیادہ مقامات پر بیک وقت وبیک ساعت ہمارے برگزیدہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حیات اقدس، ان کی عظمت، ان کے احسانات و اخلاق اور ان کی سبق آموز تعلیم پر مسلمان اور سکھ اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ ۱۷ر جون کی مبارک شام کو جن مقامات پر ہندو اور سکھ احباب نے ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعتیں (باقی صفحہ ۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۱۱۷

میں عالم بی بی زوجہ فضل الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۶۵ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

حق مہر مبلغ -/۱۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ عالم بی بی زوجہ فضل الدین صاحب دار العلوم شرقی ربوہ۔

گواہ شد محمد سلیم ولد فضل الدین صاحب دار العلوم شرقی ربوہ۔

گواہ شد اعظم علی ولد کفایت علی دار العلوم شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۱۱۸

میں محمد عباس خان ولد محمد اخلاص خان قوم اعوان پیشہ حکمت عمر ۶۱ سال بیعت پیدائشی ساکن بھیرہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۳/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

نقد رقم دس ہزار روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار آمد بصورت حکمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد حکیم محمد عباس خاں

گواہ شد محمد احسن پراچہ زعیم انصار اللہ ولد حافظ محمد اشرف پراچہ بھیرہ۔

گواہ شد محمد یوسف ہیڈ ماسٹر ریٹائرڈ سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ

حال الفردوس منزل۔ گول بازار ربوہ۔

اداریہ (بقیہ)

خاطر میں نہیں لاتے اور بیہودہ قسم کے اقتراحی نشانوں کا مطالبہ کرتے ہیں ان کے لئے ایمان لانا مقدر ہی نہیں ہوتا۔ وہ خدا تعالیٰ کی قہری تجلی کی طرف کشاں کشاں جا رہے ہوتے ہیں۔ چنانچہ قریش مکہ پر وہ قہری تجلی جنگوں میں ان کی متواتر شکستوں اور پھر مسلمانوں کے ہاتھوں فتح مکہ کی شکل میں ظاہر ہوئی اور لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کی شکل میں منصۂ شہود پر آنے والا عفو و درگزر کا عدیم النظیر نمونہ ہی انہیں اس تجلی سے بچانے کا موجب بنا۔

دانت مت نکلوائیے

ورنہ عمر بھر اس نقصان کی تلافی نہ ہو سکے گی

اینٹی پائیوریا (ANTI PYORRHEA) قیمت -/۱۵

اینٹی کیریز (ANTI CARIES) قیمت -/۱۵

پائیوریا منجن (PYORRHEA POWDER) قیمت -/۱۵

ٹوتھ کیور (TOOTH CURE) قیمت -/۲

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر مفت حاصل کریں۔

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ فون ۷۰۲

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز

نیو پاک جیولرز

۱۱ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔ فون نمبر ۴۱۰۹۷۴ (ایئر کنڈیشنڈ)

اور

۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ایئر کنڈیشنڈ)

پروپرائٹر میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن (گورنمنٹ کنٹریکٹر)

پر ۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ۔ لاہور تشریف لائیے

فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ ، رہائش ۶۲۹۳۰ ، فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔

ہر قسم کا سامان سائنس اچھے نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھئیے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ مسلم مشن سوئٹزرلینڈ کی تبلیغی سرگرمیاں

مشن کے جاری کردہ پریس ریلیز کا اردو ترجمہ

یوگوسلاویہ کے قونصل جنرل مسٹر برانکو کراڈولے ۲۵ر مارچ ۱۹۷۹ء کو سوئٹزرلینڈ کے دارالحکومت زیورچ میں واقع مسجد احمدیہ دیکھنے تشریف لائے۔ اس موقع پر احمدیہ مسلم مشن کے انچارج اور مسجد کے امام مکرم نسیم مہدی صاحب نے معزز مہمان کو قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کا ایک نسخہ بطور تحفہ دیا جسے انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

دورِ حاضر میں اسلامی تعلیمات کی برتری ظاہر کرنے کے لئے اور سوئٹزرلینڈ میں مقیم مسلمانوں کو ان موضوعات کے بارے میں دلائل سے آگاہ کرنے کے لئے تبادلہ خیالات کی ایک ماہانہ مجلس کا آغاز کیا گیا ہے۔ اس مجلس کا آغاز ۱۳ر مارچ سے ہوا۔ اب تک تین اجلاسات ہو چکے ہیں۔ ان میں سے آخری اجلاس ۷ر مئی کو ہوا تھا۔ لوگوں کے تاثرات سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ اس قسم کی گفتگو سے سوئٹزرلینڈ میں رہنے والے مختلف ممالک کے ایسے مسلمانوں کو بڑی مدد ملی ہے جو کہ غیر مسلموں کے درمیان اور بعض بڑی حد تک اسلام دشمن ماحول میں رہتے ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ اور وکیل التبشیر تحریک جدید ۲ر مئی کو زیورچ تشریف لائے اور ۱۲ر مئی کو انگلینڈ تشریف لے گئے۔

۵ر مئی کو مسجد میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دیا گیا۔ اس میں تبادلہ خیالات کی نوجوانوں کی مجلس کے ارکان نے بھی شرکت کی۔

۷ر مئی کی شام سفارت کاروں کی محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سے ملاقات کے لئے مخصوص تھی۔ ایک ڈنر میں سوئس قومی اسمبلی کے رکن ڈاکٹر جوز لینڈولٹ نے معزز مہمان کا استقبال کیا اور ایک مختصر تقریر کی جس کا محترم صاحبزادہ صاحب نے جواب دیا۔ اس موقع پر جو معززین موجود تھے ان میں فلپائن کے قونصل جنرل مسٹر ارنسٹ لنکن فیننگر، یوگوسلاویہ کے قونصل مسٹر نکولا یوکن جاک اور ایک سابقہ سوئس سفارت کار ڈاکٹر فرانز کین زنجر شامل تھے۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے زیورچ کے میئر ڈاکٹر سگمنڈ وائڈمر سے ۱۰ر مئی کو خیرسگالی کی ایک ملاقات کی۔ ان کے ہمراہ مکرم نسیم مہدی اور ایس۔ این احمد بھی تھے۔ انہوں نے میئر موصوف کو قرآن مجید کے عربی، جرمن ایڈیشن کا ایک نسخہ تحفۃً دیا۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے خالو جان محمود احمد خان صاحب دہلی دروازہ لاہور کا چھوٹا بچہ بعمر ۴ ماہ شدید بیمار ہے اور لاہور ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب کرام سے بچے کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد الیاس منیر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

۲۔ برخوردار حنیف الرحمٰن صاحب سنوری آف لندن کو پیٹ درد کی کئی سال سے تکلیف ہے۔ پیٹ کا اپریشن ہو رہا ہے۔ نیز برادرم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید سنوری آف کراچی کو مضروب ٹانگ میں درد اور بے چینی کی تکلیف ہے۔ احباب ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے صدقِ دل سے دعا فرمائیں۔ (حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری ربوہ)

۳۔ خاکسار کا لڑکا بعمر چھ سات ماہ کے لئے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام ؑ اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اسے خدمت دین والی زندگی اور اہلیت عطا فرمائے۔ اس بچہ کو خدمتِ دین کے لئے وقف کرنے کا ارادہ ہے۔ خدا تعالیٰ توفیق دے۔ آمین
(خلیق احمد زاہد۔ بند روڈ لاہور)

۴۔ خاکسار کئی دنوں سے آنکھ کے درد سے بہت پریشان ہے۔ احباب کرام صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔
(بشیر احمد کبوہ بھلوی۔ بازار ستھاں بھاٹی گیٹ۔ لاہور)

ضلع لاہور میں انصار اللہ کے زیر اہتمام سلائڈز کی نمائش

۷ر جون ۱۹۷۹ء کو موضع ہانڈو گوجر ضلع لاہور میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے نائب صدر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب اور قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ چوہدری شبیر احمد صاحب تشریف لائے۔ بعد نماز مغرب اجلاس منعقد کیا گیا اور سلائڈز دکھائی گئیں۔ مرد و زن، بچگان احمدی و دیگر احباب کی کل حاضری ۷۰۰ کے لگ بھگ تھی۔ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سلائڈز کے دوران زبانی ان کی وضاحت فرمائی۔ یہ پروگرام نہایت کامیاب رہا۔ ہانڈو گوجر میں چھ احباب نے تحریک جدید کے خصوصی معاونین بننے کا شرف حاصل کیا۔ اس سے قبل نائب صدر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے خطاب فرمایا اور دیہاتی مجالس کے کام کا جائزہ لیا گیا۔ پابندی نماز، تربیت اولاد اور خصوصاً تبلیغ کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے علاوہ قرآن کریم کا باقاعدگی سے درس دینے اور تحریک جدید اور وقفِ جدید کے مجاہد بننے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اس اجتماع میں باٹا پور کے احباب بھی شامل ہوئے۔

بروز جمعہ ۸ر جون شام چھ بجے رچنا ٹاؤن میں نماز مغرب کے بعد سلائڈز دکھائی گئیں جن میں ارد گرد کے احمدی احباب بھی شامل ہوئے۔ ساٹھ کے قریب مرد موجود تھے اور بچے اس پروگرام سے محظوظ ہوئے۔ چار احباب نے تحریک جدید کے خصوصی معاونین بننے کا اعلان کیا۔

فضل عمرؓ درس القرآن کلاس

لجنات متوجہ ہوں

امسال تعلیم القرآن کلاس انشاء اللہ ۲۸ر جولائی سے ۱۳ر اگست تک منعقد ہوگی۔ لجنات کو چاہیئے کہ کوشش کریں کہ ان کی طرف سے زیادہ سے زیادہ طالبات شرکت کریں۔

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی تینوں معیار ہوں گے لیکن اس دفعہ معیار سوم کا نصاب علیحدہ ہوگا اور اس معیار کی تدریس بھی ایوان محمود میں ہوگی جبکہ معیار اول اور دوم کا نصاب ایک ہی ہوگا اور حسب سابق مسجد مبارک میں ہی یہ کلاس لگے گی۔

معیار اول میں بی۔ اے پاس اور اس سے زائد تعلیم کی طالبات ہوں گی۔

معیار دوم میں ایف۔ اے اور بی۔ اے کی طالبات اور معیار سوم میں میٹرک اور اس سے کم تعلیم کی لڑکیاں شامل ہوں گی۔ جو طالبات اس کلاس میں حصہ لینا چاہیں وہ اپنے آنے کی اطلاع بھجوانے کے ساتھ ساتھ اپنے معیار سے بھی مطلع کریں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

بے اولاد گھر،
درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں
فضل عمرؓ دواخانہ گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
آپ کا اپنا ادارہ — بلال اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز رجسٹرڈ بالمقابل ایوان محمود ربوہ
فون دفتر ۵۰۸
فون گھر ۴۰۵